148387 ـ والدین سے علیحدہ مستقل رہائش کا مطالبہ کرنے پر خاوند طلاق کی دھمکی دیتا ہے

سوال

میری چھ ماہ قبل شادی ہوئی اور میں اپنے خاوند کے ساتھ سعودی عرب میں رہ رہی ہوں، میرا خاوند مصری ہے اور میں اصلا جرمن ہوں اور امریکہ کی شہریت حاصل کر رکھی ہے، میرا خاوند مجھے طلاق دینا چاہتا ہے کیونکہ میں نے ساس سسر سے علیحدہ رہائش کا مطالبہ کیا تھا حالانکہ ہم اس وقت خاوند کے والدین کے ساتھ نہیں رہتے بلکہ وہ مصر میں رہتے ہیں. وہ چند ہفتے قبل مصر جانے سے پہلے ہمارے ہاں سعودیہ میں تین ماہ رہ کر گئے ہیں میرا خاوند بھی واپس جانے کا سوچ رہا ہے اور والدین کے ساتھ ہی رہنا چاہتا ہے، تا کہ میں اس کے والدین کی خدمت کر سکوں، میں نے خاوند کو بتایا اس کا والدین کے بارہ میں سوچنا اور ان سے محبت رکھنا ایك اچھی چیز ہے، لیکن میں ایك بیوی کی حیثیت سے مستقل طور پر اس کی والدین کے ساتھ ایك ہی گھر میں نہیں رہ سکتی، اس نے وعدہ کیا ہے کہ ہم اسی گھر میں اوپر والی منزل پر رہیں گے تا کہ والدین کی خدمت کر سکیں، اور ان کی ضروریات پوری کی جائیں، میں نے اسے بتایا کہ اسلامی اور شرعی طور پر یہ میرا کام نہیں کہ میں ان کی خدمت کروں، اس لیے کہ اسلام میں کوئی ایسی نص اور دلیل نہیں ملتی جو اس کے نظریہ کی دلیل ہو.

اس طرح میرے بھی والدین ہیں ان کی خدمت کرنا بھی مجھ پر فرض ہے، اور ان سے صلہ رحمی کرنا اور ان کی ضروریات پوری کرنا مجھ پر بھی عائد ہونگی، میرا خاوند اس پر متفق ہے کہ میرے والدین کو جب بھی میری ضرورت ہوگی وہ ان کی خدمت کے لیے مجھے جانے سے منع نہیں کریگا، لیکن جب ابھی اس کی ضرورت نہیں تو میرے والدین کی خدمت کرو، میں نے سوچا ہے کہ یہ ہے تو اچھا لیکن اگر مجھ سے اس کے والدین کی خدمت صحیح نہ ہو سکی یا پھر میرا خاوند اس پر مطمئن نہ ہوا تو یہ مجھے طلاق کا باعث بن سکتا ہے، لیکن میں ایسا پسند نہیں کرتی، کیونکہ اس کے والدین کی خدمت اور گھر کی دیکھ بھال میرا ذمہ نہیں ہے، میں نے واضح کیا ہے کہ مجھے ان کی خدمت میں کوئی اعتراض نہیں اگر میرا گھر ان کے قریب ہی ہوا تو میں ان سے اچھے تعلقات رکھوں گی اور ان کی دیکھ بھال بھی کرونگی اور ضرورت کے وقت گھریلو معاملات میں بھی ہاتھ بٹاؤں گی لیکن میں مستقل طور پر ایسا پسند نہیں کرتی، مثلا یہ کہ اگر ایسا نہ کروں تو مجھے سزا دی جائے یا پھر اسے مجھ پر لازم کیا جائے یا پھر اس کی مرضی کے مطابق نہ ہو تو مجھ پر دباؤ ڈالا جائے.

میں نے اس سے پوری وضاحت کے ساتھ بات کی ہے لیکن وہ مجھے طلاق دینا چاہتا ہے کیونکہ میں اپنی ساس اور سسر کے ساتھ ایك ہی گھر میں نہیں رہنا چاہتی، کیونکہ مجھے تجربہ ہے کہ ان کے ساتھ رہنے سے مجھے اپنی خصوصیت اور خاوند کے ساتھ خاص وقت بسر کرنے سے بھی ہاتھ دھونا پڑیں گے، کیونکہ گھر کے کام کاج میں

مصروف رہوں گی، افسوس ہے کہ انہوں نے اور باقی رشتہ داروں نے میری غیبت بھی کرنا شروع کر دی ہے جس کا خاوند کو علم نہیں، برائے مہربانی مجھے اس سلسلہ میں کوئی نصیحت فرمائیں تا کہ خاوند کے ساتھ محبت و مودت اور نرمی کے ساتھ معاملہ طے کر سکوں دو دن سے تو وہ میرے ساتھ سوتا بھی نہیں بلکہ علیحدہ کمرہ میں اکیلا سوتا ہے، برائے مہربانی میری مدد کریں.

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

اول:

ازدواجی زندگی حسن معاشرت اور بات چیت اور محبت و مودت اور افہام و تفہیم اور ايك دوسرے كے حقوق كى پہچان اور واجب اور افضل كے مابين فرق كرنے پر قائم ہونى چاہيے، كيونكہ ان سب امور كو مدنظر ركھنے سے خاوند اور بيوى سعادت مند زندگى بسر كر سكتے ہيں.

اللہ سبحانہ و تعالى كا فرمان ہے:

اور ان عورتوں كے ساتھ حسن معاشرت اختيار كرو النساء (19).

اور ايك مقام پر اللہ رب العزت كا فرمان ہے:

اور ان عورتوں كے بھى اسى طرح كے حقوق ہيں جس طرح ان عورتوں پر (مردوں كے) ہيں اچھے طريقہ سے، اور مردوں كو ان عورتوں پر فضيلت حاصل ہے، اور اللہ تعالى غالب و حكمت والا ہے البقرة (228).

خاوند اور بيوى كے مابين اختلاف كے وقت كتاب و سنت يعنى شريعت اسلاميہ كى طرف رجوع كرنا چاہيے، جيسا كہ اللہ سبحانہ و تعالى كا فرمان ہے:

اگر تم كسى چيز ميں اختلاف و تنازع كر بيٹھو تو اسے اللہ اور اس كے رسول كى طرف لوٹاؤ، اگر تم اللہ تعالى اور آخرت كے دن پر ايمان ركھتے ہو، يہ بہتر ہے اور اس كا انجام بھى اچھا ہے النساء (59).

دوم:

بیوی کا حق ہے کہ اسے علیحدہ رہائش دی جائے جہاں وہ اپنے خاوند اور بچوں کے ساتھ رہ سکے، اور اس رہائش میں کوئی اور شریك نہ ہو، نہ تو ساس اور سسر اور نہ ہی کوئی اور رشتہ دار.

کیونکہ اللہ سبحانہ و تعالی کا فرمان ہے:

انہیں تم وہاں رہائش دو جہاں تم خود رہتے ہو اپنی استطاعت کے مطابق الطلاق (6).

جمہور فقہاء کرام جن میں احناف شافعیہ اور حنابلہ شامل ہیں کا مسلك یہی ہے، ان کی رائے ہے کہ بیوی کو اپنی ساس اور سسر اور نندوں کے ساتھ رہنے سے انکار کرنے کا حق حاصل ہے.

آپ اس کی مزید تفصیل سوال نمبر (94965) کے جواب میں دیکھ سکتی ہیں.

سوم:

عورت پر اپنی ساس اور سسر کی خدمت کرنا واجب نہیں ہے، بلکہ وہ اسے مروت اور فضیلت سمجھ کر کرے، اور اپنے خاوند کی عزت و تکریم اور احترام کی خاطر اس کے والدین کی خدمت کرے تو اس میں فقہاء کا کوئی اختلاف نہیں ہے.

شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ سے درج ذیل سوال دریافت کیا گیا:

میرا سسر بیمار ہے اور وہ ہمارے ساتھ رہنے کے لیے آیا ہے اس کی بنا پر ہمارے مابین مشکلات پیدا ہو سکتی ہیں مجھے بتائیں کہ اس سلسلہ میں میری ذمہ داری کیا ہے ؟

شیخ رحمہ اللہ کا جواب تھا:

" عورت پر اپنے سسر یا ساس یا خاوند کے کسی رشتہ دار کی خدمت کرنا واجب نہیں، بلکہ یہ چیز مروت میں شامل ہوتی ہے کہ اگر وہ گھر میں ہو تو ساس سسر کی خدمت کرے، لیکن خاوند کے لیے جائز نہیں کہ وہ بیوی پر اس کو لازم کرے، کیونکہ یہ بیوی پر واجب نہیں، میں یہ کہتا ہوں کہ سسر کی خدمت کرنے میں بیوی کو صبر کرنا چاہیے، اور اسے یہ علم رکھنا چاہیے کہ اس سے اسے کوئی نقصان و ضرر نہیں ہوگا، بلکہ ایسا کرنے پر اس کا خاوند اسے اور زیادہ پسند کریگا اور اسے شرف و مقام حاصل ہوگا "

اللہ سبحانہ و تعالی ہی توفیق دینے والا ہے " انتہی

ماخوذ از: فتاوی العلماء فی عشرۃ النساء و حل المشکلا الزوجیۃ (128).

اس سے یہ واضح ہوا کہ ہمارے اس مسئلہ میں واجب بھی ہے اور افضل بھی، رہا واجب تو وہ خاوند پر واجب ہے کہ بیوی کے لیے علیحدہ اور خاص رہائش مہیا کرے جو بیوی چاہتی ہے اور رہا افضل اور فضیلت کی بات تو وہ یہ ہے کہ بیوی اپنی ساس اور سسر کی خدمت کرے، یہ کوئی انصاف کی بات نہیں کہ خود واجب ترک کرتا پھرے اور دوسرے سے فضیلت اور افضل چیز کا مطالبہ کرے.

والدین سے محبت اور ان کی عزت و احترام اور ان سے حسن سلوک کرنے کی حرص رکھنے پر خاوند کی تعریف کی جائیگی، اور اسی طرح آپ بھی قابل تعریف ہونگی کہ اپنی ساس اور سسر کی دیکھ بھال کریں، یہ نیک و صالح عمل ہے اللہ تعالی آپ کو اس کا اجروثواب دےگا.

ہمازی عزیز بہن ہم آپ کو نصیحت کرتے ہوئے ذیل میں چند ایک باتیں کہیں گے:

1 ـ آپ ازدواجی زندگی کی اساس اور بیناد بات چیت اور افہام و تفہیم اور شریعت کو حاکم بنا کر قائم کریں.

2 ـ آپ خاوند کو علیحدہ رہائش مہیا کرنے پر مطئمن اور راضی کریں، جس کے نتیجہ میں اس کو ہی راحت و سکون حاصل ہوگا.

3 ـ جب تک آپ اپنی ساس سسر سے دور رہتی ہیں اور آپ کے وہ محتاج نہیں تو آپ خاوند سے والدین کی خدمت کے متعلق بات چیت مت کریں، بلکہ آپ کے لیے وہی اچھی کلام کافی ہے جو آپ نے ذکر کی ہے.

4 ـ آپ خاوند کے لیے کوئی عذر تلاش کریں، کیونکہ بعض معاشروں میں لوگوں کے ہاں اصل یہی ہے کہ ساس اور سسر کے ساتھ رہ کر ان کی خدمت کی جائے، اور اس سے دور جانا اور ایسا نہ کرنا کوتاہی شمار ہوتی ہے، اور بیٹے کو والدین کا نافرمان اور بیوی کو والدین سے قطع رحمی پر ابھارنے والی شمار کیا جاتا ہے.

اس کے باعث خاوند اپنے والدین کے ساتھ مشکل میں پڑ جائیگا اور وہ انہیں نہیں چھوڑ سکےگا، اور نہ ہی بیوی کی رغبت پوری کر سکےگا، تو اس حالت پر اثرانداز ہونے میں وہ ایسی بیوی حاصل کر سکےگا جو اس کے والدین کے ساتھ رہ کر ان کی خدمت بھی کریگی.

اور خاوند كو چاہيے كہ وہ شادى كرنے سے قبل بتا دے تا كہ بعد ميں مشكلات پيدا نہ ہوں، اور وہ خاوند كو راضى كرنے كے ليے اپنے حق سے دستبردار ہونے پر مجبور نہ ہو، ليكن ايك عقلمند بيوى اس مسئلے كا علاج بڑى حكمت كے ساتھ كر سكتى ہے، اور نرمى كے ساتھ اپنى ضرورت بھى پورى كروا سكتى ہے.

5 - ہم آپ كو نصيحت كرتے ہيں كہ آپ اللہ كى طرف رجوع كرتے ہوئے دعا كا سہارا ليں اور اس سے توفيق و صحيح راہ طلب كريں كيونكہ اللہ سبحانہ و تعالى ہى سب سے بہتر مددگار اور نصرت كرنے والا ہے.

اللہ سبحانہ و تعالى ہميں اور آپ كو اپنى اطاعت اور رضا خوشنودى والے كام كرنے كى توفيق نصيب فرمائے.

واللہ اعلم .